سوال

(91) گھر سے بدشگونی لینے اور اسے منحوس خیال کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے ایک گھر میں سکونت اختیار کی، جہاں وہ بہت سی بیماریوں اور مصیبتوں میں بتلا ہوگیا جس کی وجہ سے وہ اور اس کے گھر والے اس گھر کو منحوس سمجھتے ہیں، تو کیا اس وجہ سے اس کے لیے اس گھر کو چھوڑنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بسا اوقات بعض گھر یا بعض سواریاں یا بعض بیویاں منحوس ہو سکتی ہیں جن کی رفاقت اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ساتھ نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے یا جن کی وجہ سے منفعت ختم ہو سکتی ہے، لہٰذا اس گھر کو بیچ کر کسی دوسرے گھر میں منتقل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ ہو سکتا ہے جس نئے گھر میں وہ منتقل ہوا سے اللہ تعالیٰ باعث خیر و برکت بنا دے۔ حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ» (صحيح البخاري، الجهاد والسير، باب ما ذكر في شوم الفرس، ح: ٢٨٥٨ و صحيح مسلم السلام، باب الطيرة والفال وما يكون فيه الشوم، ح: ٢٢٢٥)

''بدشگونی صرف تین چیزوں: گھوڑے، عورت اور گھر میں ہے۔''

یعنی بعض سواریوں، بعض بیویوں اور بعض گھروں میں بدشگونی ہو سکتی ہے۔ اگر انسان اس طرح کی کوئی چیز دیکھے تو جان لے کہ یہ اللہ عزوجل کی تقدیر کے ساتھ ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی حکمت کے اسے مقدر کیا ہے تاکہ انسان کسی دوسری جگہ منتقل ہو جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ166

محدث فتویٰ